ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیات ۱۸۵۔۱۸۶

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ
وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ أَمْوَالِكُمْ
وَأَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْٓا أَذًى
كَثِيْرًا ۗ وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾

ف و ز

فَازَ (ن) فَوْزًا: (۱) نجات پانا (۲) کامیاب ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

فَوْزٌ (اسم ذات بھی ہے): نجات' کامیابی۔ ﴿وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾﴾ (التوبۃ) ''اور یہی شاندار کامیابی ہے۔''

فَائِزٌ (اسم الفاعل): نجات پانے والا' کامیاب ہونے والا۔ ﴿وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾﴾ (التوبۃ) ''اور وہ لوگ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔''

مَفَازٌ (اسم الظرف): نجات کی جگہ' کامیابی کی جگہ۔ ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ﴾ (آل عمران:۱۸۸) ''پس تو ہرگز گمان نہ کر ان کو کسی نجات کی جگہ میں عذاب سے''۔ ﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾﴾ (النبا) ''یقیناً متقی لوگوں کے لیے ہی کامیابی کا ٹھکانہ ہے۔''

ترکیب: ''كُلُّ نَفْسٍ'' مرکب اضافی اور مبتدأ ہے جبکہ مرکب اضافی ''ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ'' اس کی خبر ہے۔ ''تُوَفَّوْنَ'' کا نائب فاعل اس میں ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''اُجُوْرَكُمْ'' مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''اُدْخِلَ'' کا نائب فاعل اس میں ''هُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''مَنْ'' کے لیے ہے اور ''الْجَنَّةَ'' مفعول ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ:

كُلُّ نَفْسٍ : ہرایک جان
ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ : موت کو چکھنے والی ہے
وَاِنَّمَا : اور بات صرف اتنی ہے کہ
تُوَفَّوْنَ : تم لوگوں کو پورے پورے دیے جائیں گے
اُجُوْرَكُمْ : تمہارے اجر
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ : قیامت کے دن
فَمَنْ : پس جو
زُحْزِحَ : دور کیا گیا
عَنِ النَّارِ : آگ سے
وَاُدْخِلَ : اور داخل کیا گیا
الْجَنَّةَ : جنت میں
فَقَدْ فَازَ : تو وہ کامیاب ہوا ہے
وَمَا : اور نہیں ہے
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ : دنیوی زندگی
اِلَّا : مگر
مَتَاعُ الْغُرُوْرِ : دھوکے کا سامان
لَتُبْلَوُنَّ : تم لوگوں کو لازماً آزمایا جائے گا
فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ : تمہارے اموال میں
وَاَنْفُسِكُمْ : اور تمہاری جانوں میں
وَلَتَسْمَعُنَّ : اور تم لوگ لازماً سنو گے
مِنَ الَّذِيْنَ : ان لوگوں سے جن کو
اُوْتُوا : دی گئی
الْكِتٰبَ : کتاب
مِنْ قَبْلِكُمْ : تم سے پہلے
وَمِنَ الَّذِيْنَ : اور ان لوگوں سے جنہوں نے
اَشْرَكُوْٓا : شرک کیا
اَذًى كَثِيْرًا : بہت زیادہ اذیت (کی باتیں)
وَاِنْ تَصْبِرُوْا : اور اگر تم لوگ ثابت قدم رہے
وَتَتَّقُوْا : اور تم لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا
فَاِنَّ : تو یقیناً
ذٰلِكَ : یہ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ : حوصلے کے کاموں میں سے ہے

نوٹ: ابھی آیت ۱۸۴ میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی تھی کہ ان لوگوں کے جھٹلانے سے آپ پریشان نہ ہوں' کیونکہ اسلام کے مخالفین کی یہ پرانی عادت ہے اور آپؐ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب اور تضحیک ہوتی آئی ہے۔ اب آیت ۱۸۶ میں اہل ایمان کو خبردار کیا گیا ہے کہ ختمِ نبوت کے ساتھ یہ سلسلہ ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ تکذیب واستہزا اور آزمائشوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا جب تک اس زمین پر حق وصداقت کے نام لیوا موجود ہیں۔ ساتھ ہی یہ ہدایت بھی دی ہے کہ وقتی نقصانات اور تکالیف سے دلبرداشتہ ہو کر یا مخالفین کی مبالغہ آرائی' جھوٹے پروپیگنڈے اور طنز واستہزا کے طوفانِ بدتمیزی سے پریشان ہو کر اپنے موقف سے دستبردار مت ہونا۔ نیز ان کا جواب دینے میں اللہ کی حدود سے تجاوز مت کرنا' ان کی کسی غلطی کو اپنی غلطی کا جواز مت بنانا اور اسلام کے معیار سے نیچے اُتر کر ان کے جیسے اوچھے ہتھیار مت استعمال کرنا' کیونکہ حوصلہ مند لوگوں کا یہ کام نہیں ہے۔

آیات ۱۸۷ تا ۱۸۹

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ترکیب: "لَتُبَيِّنُنَّهٗ" اور "تَكْتُمُوْنَهٗ" کی مفعولی ضمیریں "اَلْكِتٰبَ" کے لیے ہیں جبکہ "فَنَبَذُوْهُ" کی ضمیرِ مفعولی "مِيْثَاقَ" کے لیے ہے۔

ترجمہ:

وَاِذْ : اور جب
اَخَذَ : پکڑا (یعنی لیا)
اللّٰهُ : اللہ نے
مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ : ان لوگوں کا عہد جن کو
اُوْتُوا : دی گئی
الْكِتٰبَ : کتاب (کہ)
لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ : تم لوگ لازماً واضح کرو گے اس کو
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ : اور تم لوگ نہیں چھپاؤ گے اس کو (یعنی کتاب کو)
فَنَبَذُوْهُ : تو انہوں نے پھینکا اس کو (یعنی عہد کو)
وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ : اپنی پیٹھوں کے پیچھے
وَاشْتَرَوْا : اور انہوں نے خریدا (یعنی حاصل کیا)
بِهٖ : اس کے (یعنی کتاب کے) بدلے
ثَمَنًا قَلِيْلًا : تھوڑی قیمت کو
فَبِئْسَ : تو کتنا برا ہے
مَا : وہ جو
يَشْتَرُوْنَ : یہ لوگ خریدتے ہیں
لَا تَحْسَبَنَّ : تو ہرگز گمان نہ کر
الَّذِيْنَ : ان لوگوں کو جو
يَفْرَحُوْنَ : اتراتے ہیں
بِمَآ : اس پر جو
اَتَوْا : انہوں نے کیا
وَّيُحِبُّوْنَ : اور پسند کرتے ہیں
اَنْ : کہ
يُّحْمَدُوْا : ان کی تعریف کی جائے
بِمَا : اس پر جو
لَمْ يَفْعَلُوْا : انہوں نے کیا ہی نہیں
فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ : پس تو ہرگز گمان نہ کر ان کو
بِمَفَازَةٍ : کسی نجات کی جگہ میں
مِّنَ الْعَذَابِ : عذاب سے
وَلَهُمْ : اور ان کے لیے ہی ہے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ : ایک دردناک عذاب
وَلِلّٰهِ : اور اللہ ہی کے لیے ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : آسمانوں اور زمین کی حکومت
وَاللّٰهُ : اور اللہ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ : ہر چیز پر
قَدِيْرٌ : ہمیشہ سے قدرت رکھنے والا ہے

نوٹ ۱: آیت ۱۸۷ میں جس عہد کا حوالہ دیا گیا ہے وہ قرآن مجید میں مذکور نہیں ہے۔ البتہ بائبل میں جگہ جگہ اس کا ذکر آتا ہے جس میں حضرت موسیٰ بار بار بنی اسرائیل سے عہد لیتے ہیں کہ جو احکام میں نے تم کو پہنچائے ہیں انہیں اپنے دل پر نقش کرنا‘ آئندہ نسلوں کو سکھانا اور اٹھتے بیٹھتے ان کا چرچا کرنا (تفہیم القرآن)۔ لیکن انہوں نے اس عہد کی پرواہ نہیں کی اور دُنیا کمانے کے لیے نہ صرف تورات کے احکام کو چھپایا بلکہ اس میں تحریف بھی کی۔

نوٹ ۲: کوئی نیک عمل کرنے کے بعد اس کی تشہیر کا اہتمام کرے‘ تو عمل کرنے کے باوجود قواعد شرعیہ کی رو سے یہ مذموم ہے اور عمل نہ کرنے کی صورت میں تو اور بھی زیادہ مذموم ہے۔ البتہ طبعی طور پر یہ خواہش ہونا کہ میں فلاں نیک کام کروں اور نیک نام ہوں‘ وہ اس میں داخل نہیں ہے جبکہ اس نیک نامی کا اہتمام نہ کرے۔ (معارف القرآن)

آیات ۱۹۰ تا ۱۹۴

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۭ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

ج ن ب

جَنَبَ (ن) جَنْبًا : پہلو پر مارنا‘ کسی سے کسی چیز کو ہٹانا‘ دُور کرنا۔

اُجْنُبْ (فعل امر) : تو دُور کر۔ ﴿وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾﴾ (ابراھیم) ”تو دور کر دے مجھے اور میرے بیٹوں کو کہ ہم پرستش کریں بُتوں کی۔“

جَنِبَ (س) جَنَابَةً : ناپاک ہونا۔ (اس حالت میں انسان دوسروں سے اور عبادات سے دور رہتا ہے)۔

جَنَّبَ (تفعیل) تَجْنِیْبًا : کسی کو کسی چیز سے ہٹانا‘ بچانا۔ ﴿وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ﴿۱۷﴾﴾ (اللیل) ”اور بچایا جائے گا اس سے زیادہ پرہیز گار کو۔“

تَجَنَّبَ (تفعّل) تَجَنُّبًا : دور ہونا۔ ﴿وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ﴿۱۱﴾﴾ (الاعلی) ”اور دُور ہوتا ہے اس سے زیادہ بدبخت۔“

اِجْتَنَبَ (افتعال) اِجْتِنَابًا: کسی چیز سے اہتمام سے بچنا‘ دور رہنا۔ ﴿وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ﴾ (الشوریٰ:۳۷) ’’اور وہ لوگ جو دُور رہتے ہیں کبیرہ گناہوں سے۔‘‘

اِجْتَنِبْ: تو بچ‘ تو دُور رہ۔ ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (الحج) ’’اور تم لوگ دور رہو جھوٹی بات سے۔‘‘

جَنْبٌ ج جُنُوْبٌ : (۱) پہلو‘ کروٹ (۲) پہلو والا‘ قربت والا۔ ﴿وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا﴾ (یونس:۱۲) ’’اور جب کبھی چھوتی ہے انسان کو تکلیف تو وہ پکارتا ہے ہم کو اپنی کروٹ سے یا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے۔‘‘ ﴿وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (النساء:۳۶) ’’اور کروٹ کے ساتھی سے اور مسافر سے۔‘‘

جُنُبٌ : (۱) دوری والا (۲) ناپاک۔ ﴿وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ﴾ (النسآء:۳۶) ’’اور دور کے پڑوسی اور قریبی ساتھی سے‘‘۔ ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾ (المآئدۃ:۶) ’’اگر تم لوگ ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ۔‘‘

جَانِبٌ (فَاعِلٌ کا وزن) : (۱) کسی چیز کا کنارہ۔ (۲) کسی کی طرف۔ ﴿اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ﴾ (بنی اسراءیل:۶۸) ’’تو کیا تم لوگ امن میں ہو گئے اس سے کہ وہ دھنسا دے تمہارے ساتھ زمین کے کنارے کو‘‘۔ ﴿وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ﴾ (مریم:۵۲) ’’اور ہم نے آواز دی اس کو طور کی داہنی طرف سے۔‘‘

ترکیب: ’’لَاٰيٰتٍ‘‘ مبتدأ مؤخر نکرہ ہے اور ’’اِنَّ‘‘ کا اسم ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے۔ ’’فِيْ خَلْقِ‘‘ سے ’’وَالنَّهَارِ‘‘ تک قائم مقام خبر ہے اور ’’لِاُولِي الْاَلْبَابِ‘‘ متعلق خبر ہے۔ ’’قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا‘‘ حال ہے ’’اُولِي الْاَلْبَابِ‘‘ کا۔ ’’رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ‘‘ سے پہلے ’’فَيَقُوْلُوْنَ‘‘ محذوف ہے۔ ’’خَلَقْتَ‘‘ کا مفعول ’’هٰذَا‘‘ ہے اور ’’بَاطِلًا‘‘ حال ہے ’’هٰذَا‘‘ کا۔ ’’مَنْ‘‘ شرطیہ ہے اس لیے ’’تُدْخِلِ‘‘ مجزوم ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ : یقیناً
فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ : اور دن اور رات کے مختلف ہونے (یعنی آنے جانے) میں
لَاٰيٰتٍ : بے شک کچھ نشانیاں ہیں
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ : عقل والوں کے لیے
الَّذِيْنَ : وہ لوگ جو
يَذْكُرُوْنَ : یاد کرتے ہیں
اللّٰهَ : اللہ کو
قِيٰمًا : کھڑے ہوئے
وَّقُعُوْدًا : اور بیٹھے ہوئے
وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ : اور اپنی کروٹوں پر
وَيَتَفَكَّرُوْنَ : اور سوچ بچار کرتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ :آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں
مَا خَلَقْتَ :تُو نے نہیں پیدا کیا
بَاطِلًا :بے مقصد ہوتے ہوئے
فَقِنَا :پس تُو بچا ہم کو
رَبَّنَآ :اے ہمارے ربّ
مَنْ :جس کو
النَّارَ :آگ میں
وَمَا :اور نہیں ہے
مِنْ اَنْصَارٍ :کسی قسم کا کوئی مددگار
اِنَّنَا :بے شک ہم نے
مُنَادِیًا :ایک آواز دینے والے کو جو
لِلْاِیْمَانِ :ایمان کے لیے
اٰمِنُوْا :تم لوگ ایمان لاؤ
فَاٰمَنَّا :تو ہم ایمان لائے
فَاغْفِرْ لَنَا :پس تُو بخش دے ہمارے لیے
وَکَفِّرْ :اور تُو دور کر دے
سَیِّاٰتِنَا :ہماری برائیوں کو
مَعَ الْاَبْرَارِ :نیک لوگوں کے ساتھ
وَاٰتِنَا :اور تُو عطا کر ہم کو
وَعَدْتَّنَا :تُو نے وعدہ کیا ہم سے
وَلَا تُخْزِنَا :اور تُو رسوا مت کرنا ہم کو
اِنَّکَ :بے شک تُو
الْمِیْعَادَ: وعدے کے

رَبَّنَا :(تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے ربّ
ھٰذَا :اس کو
سُبْحٰنَکَ :(ہم پاکی بیان کرتے ہیں) تیری پاکی بیان کرنا
عَذَابَ النَّارِ :آگ کے عذاب سے
اِنَّکَ :بے شک تُو
تُدْخِلِ :داخل کرے گا
فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ :تو تو نے رسوا کر دیا ہے اس کو
لِلظّٰلِمِیْنَ : ظالموں کے لیے
رَبَّنَآ :اے ہمارے رب
سَمِعْنَا :سنا
یُّنَادِیْ :آواز دیتا ہے
اَنْ :کہ
بِرَبِّکُمْ :اپنے ربّ پر
رَبَّنَا :اے ہمارے ربّ
ذُنُوْبَنَا :ہمارے گناہوں کو
عَنَّا :ہم سے
وَتَوَفَّنَا :اور تُو موت دے ہم کو
رَبَّنَا :اے ہمارے ربّ
مَا :وہ جس کا
عَلٰی رُسُلِکَ :اپنے رسولوں (کی زبانی)
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ :قیامت کے دن
لَا تُخْلِفُ : خلاف نہیں کرتا

نوٹ ۱ : اگر آپ کسی باغ (park) میں دیکھتے ہیں کہ گھاس اور پودے بے ترتیبی سے جھاڑ جھنکاڑ کی طرح اُگے ہوئے ہیں، تو آپ کی عقل تسلیم کرے گی کہ یہ گھاس اور پودے خود بخود اُگ آئے ہیں اور ان کا کوئی مالی نہیں ہے۔ پھر آپ کسی دوسرے باغ میں دیکھتے ہیں کہ وہاں کی گھاس اور پودوں کے اُگنے میں ایک نظم، ترتیب

اور حسن ہے‘ تو آپ کی عقل تسلیم کر لے گی کہ اس باغ کا ایک مالی ہے‘ خواہ وہ مالی کہیں نظر نہ آ رہا ہو۔ اس کائنات میں ہم دیکھتے ہیں کہ زمین‘ چاند‘ سورج‘ سیارے‘ یہاں تک کہ ایک حقیر سے ذرّے ایٹم کے اندر الیکٹرون تک گردش کر رہے ہیں۔ ہر چیز کی گردش دائیں سے بائیں جانب (anti clockwise) ہے۔ ہر ایک کی گردش کا ایک مقرّرہ مدار (orbit) ہے۔ ہر ایک کی شکل بیضوی ہے۔ باغ میں سب پودوں کو پانی ایک ہی دیا جاتا ہے لیکن پھل غذائیت اور ذائقے کے لحاظ سے مختلف آتے ہیں۔ دودھ دینے والے جانور چارہ کھاتے ہیں‘ اسی سے خون بھی بنتا ہے اور گوبر بھی‘ پھر انہی کے درمیان سے خالص دودھ نکلتا ہے۔ یہ اور ایسی بے شمار نشانیوں کے ذکر سے قرآن مجید بھرا پڑا ہے جن سے ہر دور کا انسان اپنی ذہنی سطح کے مطابق بہت آسانی سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ یہ کائنات خود بخود وجود میں آنے والی چیز نہیں ہے‘ بلکہ اس کا ایک خالق اور مالک ہے‘ خواہ ہم کو وہ نظر نہ آئے۔ یہ وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ہر ایک غیر متعصب ذہن ایمان باللہ تک خود بخود رسائی حاصل کر سکتا ہے اور جس کے لیے وہ کسی نبی یا رسول کی دعوت کا محتاج نہیں ہے۔

نوٹ ۲: کسی اُلجھی ہوئی ڈور کو سلجھانے کی کوشش میں جب ڈور کا سرا ہاتھ آ جاتا ہے تو پھر اسے مضبوطی سے پکڑ کر ہم ڈور کو مزید سلجھاتے ہیں۔ اسی طرح ایمان باللہ تک رسائی ہو جانے کے بعد جب انسان اللہ کو یاد کرتے ہوئے کائنات پر مزید غور و فکر کرتا ہے‘ تو اس کا ذہن کچھ مزید حقائق تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ اس کائنات کا خالق و مالک تو کوئی اور ہے لیکن اس پر تصرف کا اختیار انسان کو حاصل ہے۔ وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ انسان میں غلط اور صحیح کی تمیز اور ایک اخلاقی حس موجود ہے۔ لیکن صحیح پر انعام اور غلطی پر سزا نہیں ملتی۔ اخلاقی قوانین کا نتیجہ اوّل تو نکلتا نہیں اور اگر کبھی نکلتا بھی ہے تو وہ غیر متناسب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس مادی قوانین کا نتیجہ لازمی نکلتا ہے‘ البتہ اس کے ظہور میں وقفہ حائل ہوتا ہے۔ گندم کے بیج سے گندم ہی نکلتی ہے لیکن تین چار ماہ بعد۔ آم کے بیج سے آم ہی نکلتا ہے لیکن چار پانچ سال بعد۔ کھجور اور جامن کے بیج کا نتیجہ نکلنے میں تیس چالیس سال کا وقفہ حائل ہوتا ہے۔

یہ مشاہدہ ہر غیر متعصّب ذہن کو اس نتیجہ تک پہنچا دیتا ہے کہ اس کائنات پر تصرّف کا اختیار اس کے خالق و مالک کی مرضی کے مطابق کرنے یا نہ کرنے کا نتیجہ اور دیگر اخلاقی قوانین کا نتیجہ لازماً نکلتا ہے‘ البتہ اس کے ظہور میں ہر انسان کی اپنی زندگی کا وقفہ حائل ہوتا ہے جو عام طور پر ستر اسّی (۷۰۔۸۰) سال کا ہوتا ہے۔ ایک حکیمانہ قول کے مطابق جب کسی انسان کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ اس طرح ہر ایک غیر متعصب ذہن ایمان بالآخرۃ تک از خود رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

نوٹ ۳: اپنے مشاہدے اور غور و فکر کے نتیجے میں جن لوگوں کا ذہن ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کا ایک اجمالی تصوّر حاصل کر لیتا ہے‘ اُن کے سامنے جب کسی نبی یا رسول کی دعوت پیش کی جاتی ہے تو وہ لپک کر اس کو قبول کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے اپنے دل کی آواز ہوتی ہے۔ پھر وہ نبی یا رسول علمِ وحی کے ذریعے ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ کے اجمالی خاکے میں تفصیلات کا رنگ بھرتا ہے۔ اس طرح ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی ایمان باللہ‘ ایمان بالآخرہ اور ایمان بالرسالت کی تکمیل ہوتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آیات ۱۹۵ تا ۱۹۷

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۣ ثُمَّ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

ترکیب: ''مِنْ ذَكَرٍ'' کا ''مِنْ'' بیانیہ ہے اور ''مِنْكُمْ'' کی تفصیل کے لیے ہے۔ ''فَالَّذِيْنَ'' سے ''وَقُتِلُوْا'' تک صلہ موصول مل کر مبتدا ہے۔ ''لَاُكَفِّرَنَّ'' سے ''جَنّٰتٍ'' تک اس کی خبر ہے۔ ''ثَوَابًا'' حال ہے اسی لیے منصوب ہے۔ ''لَا يَغُرَّنَّكَ'' کا فاعل ''تَقَلُّبُ'' ہے۔ ''فِي الْبِلَادِ'' متعلق ہے ''تَقَلُّبُ'' سے اور ''كَفَرُوْا'' سے متعلق نہیں ہے۔ ''مَتَاعٌ قَلِيْلٌ'' صفت موصوف مل کر خبر ہے۔ اس کا مبتدا ''هُوَ'' یا ''ذٰلِكَ'' محذوف ہے۔

ترجمہ:

فَاسْتَجَابَ: تو قبول کیا — لَهُمْ: ان کے لیے

رَبُّهُمْ: ان کے رب نے (ان کی دعا کو یہ کہتے ہوئے) — اَنِّيْ: کہ میں

لَآ اُضِيْعُ: ضائع نہیں کرتا — عَمَلَ عَامِلٍ: کسی عمل کرنے والے کے عمل کو

مِّنْكُمْ: تم میں سے — مِّنْ ذَكَرٍ: مذکر ہو

اَوْ اُنْثٰى: یا مؤنث — بَعْضُكُمْ: تم میں سے بعض

مِّنْۢ بَعْضٍ: بعض سے ہیں — فَالَّذِيْنَ: پس وہ لوگ جنہوں نے

هَاجَرُوْا: ہجرت کی — وَاُخْرِجُوْا: اور جو نکالے گئے

مِنْ دِيَارِهِمْ: اپنے گھروں سے — وَاُوْذُوْا: اور جن کو اذیت دی گئی

فِيْ سَبِيْلِيْ: میرے راستے میں — وَقٰتَلُوْا: اور جنہوں نے جنگ کی

وَقُتِلُوْا: اور قتل کیے گئے — لَاُكَفِّرَنَّ: تو میں لازماً دور کروں گا

عَنْهُمْ: ان سے — سَيِّاٰتِهِمْ: ان کی برائیوں کو

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ: اور میں لازماً داخل کروں گا ان کو — جَنّٰتٍ: ایسے باغات میں

تَجْرِيْ: بہتی ہیں — مِنْ تَحْتِهَا: جن کے نیچے سے

الْاَنْهٰرُ: نہریں — ثَوَابًا: بدلہ ہوتے ہوئے

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ : اللہ کے پاس سے
وَاللّٰهُ : اور اللہ
عِنْدَهٗ : اس کے پاس ہی
حُسْنُ الثَّوَابِ : اچھا بدلہ ہے
لَا يَغُرَّنَّكَ : ہرگز دھوکہ نہ دے تجھ کو
تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ : ان لوگوں کا گھومنا پھرنا جنہوں نے
كَفَرُوْا : کفر کیا
فِي الْبِلَادِ : شہروں میں
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ : (یہ) تھوڑا سا سامان ہے
ثُمَّ : پھر
مَاْوٰىهُمْ : ان کی منزل
جَهَنَّمُ : جہنم ہے
وَبِئْسَ : اور (وہ) کتنا برا
الْمِهَادُ : ٹھکانہ ہے

آیات ۱۹۸ تا ۲۰۰

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ر ب ط

رَبَطَ (ض) رَبْطًا : کسی چیز کو مضبوطی سے باندھنا، مضبوط کرنا۔ ﴿وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝١١﴾ (الانفال) ”تا کہ وہ مضبوط کرے تمہارے دلوں کو اور وہ جما دے اس سے قدموں کو۔“

رِبَاطٌ (اسم ذات بھی ہے) : وہ چیز جسے مضبوط کیا گیا ہو، کسی کام کے لیے تیار کیا گیا ہوا۔ ﴿مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ﴾ (الانفال: ٦٠) ”قوت میں سے اور تیار کیے ہوئے گھوڑوں میں سے۔“

رَابَطَ (مفاعلہ) مُرَابَطَةً اور رِبَاطًا : مقابلہ میں ہمیشگی کرنا، ہمیشہ تیار رہنا۔

رَابِطْ (فعل امر) : تو مقابلے میں ہمیشہ مضبوط رہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترجمہ:

لٰكِنِ : لیکن
الَّذِيْنَ : وہ لوگ جنہوں نے
اتَّقَوْا : تقویٰ اختیار کیا
رَبَّهُمْ : اپنے ربّ کا
لَهُمْ : ان کے لیے ہی
جَنّٰتٌ : ایسے باغات ہیں
تَجْرِيْ : بہتی ہیں
مِنْ تَحْتِهَا : جن کے نیچے سے
الْاَنْهٰرُ : نہریں
خٰلِدِيْنَ : ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فِيۡهَا : ان میں

نُزُلًا : مہمان نوازی ہوتے ہوئے

مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ : اللہ کے پاس سے

وَمَا : اور جو

عِنۡدَ اللّٰهِ : اللہ کے پاس ہے

خَيۡرٌ : (وہ) بہتر ہے

لِّلۡاَبۡرَارِ : نیک لوگوں کے لیے

وَاِنَّ : اور بے شک

مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ : اہل کتاب میں وہ بھی ہیں

لَمَنۡ : یقیناً جو

يُّؤۡمِنُ : ایمان لاتے ہیں

بِاللّٰهِ : اللہ پر

وَمَآ : اور اس پر جو

اُنۡزِلَ : نازل کیا گیا

اِلَيۡكُمۡ : تم لوگوں کی طرف

وَمَآ : اور اس پر جو

اُنۡزِلَ : نازل کیا گیا

اِلَيۡهِمۡ : ان لوگوں کی طرف

خٰشِعِيۡنَ : عاجزی کرنے والے ہوتے ہوئے

لِلّٰهِ : اللہ کے لیے

لَا يَشۡتَرُوۡنَ : وہ لوگ نہیں خریدتے (یعنی نہیں حاصل کرتے)

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ : اللہ کی آیتوں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيۡلًا : تھوڑی قیمت

اُولٰٓئِكَ : وہ لوگ ہیں

لَهُمۡ : جن کے لیے

اَجۡرُهُمۡ : ان کا اجر ہے

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ : ان کے رب کے پاس

اِنَّ : یقیناً

اللّٰهَ : اللہ

سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ : حساب لینے میں جلدی کرنے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ : اے لوگو! جو

اٰمَنُوا : ایمان لائے

اصۡبِرُوۡا : تم لوگ ثابت قدم رہو

وَصَابِرُوۡا : اور مدمقابل سے زیادہ ثابت قدمی دکھاؤ

وَرَابِطُوۡا : اور مقابلے میں ہمیشہ مضبوط رہو

وَاتَّقُوا : اور تقویٰ اختیار کرو

اللّٰهَ : اللہ کا

لَعَلَّكُمۡ : شاید کہ

تُفۡلِحُوۡنَ : تم لوگ مراد حاصل کرو

تمت سورۃ آل عمران

میثاق، حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن
تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجیے۔